مترجم۔ مسعود الرحمٰن

متنبی قادیان کی طرف سے انبیاء و صحابہؓ کی توہین

یہ متنبی خدائے بزرگ و برتر کے اس پیغمبر پر بھی اپنی برتری جتا رہا ہے کہ جو تقریباً ساڑھے نو سو سال تک لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے اور اپنے مواعظ کے ذریعے انہیں صراط مستقیم پر چلاتے رہے تھے اور جن کا کڑی آزمائشوں سے گزرنے کا مقصد صرف رضائے الٰہی تھا نہ کہ کوئی ذاتی مفاد اور جن کا نصب العین ہی اللہ کے پیغام کو سربلند رکھنا تھا نہ کہ دولت و شہرت ان برگزیدہ پیغمبر کا نام نوحؑ تھا۔ دیکھئے کہ آپ اپنی قوم سے کیا فرما رہے ہیں ....

ویقوم الا اساءلکم علیہ مالا ○ ان اجری الا علی اللہ

اے میری قوم! میں تم سے کسی مال و دولت کا تقاضا نہیں کرتا۔ میرا اجر تو اللہ کے پاس ہے۔

(ھود- آیت نمبر29)

اور ستم ظریفی یہ ہے کہ ایسے برگزیدہ نبی پر وہ شخص برتری جتا رہا ہے جو صرف اس لئے سامراجیت کی خدمت اور پرستش کرتا رہا تھا تاکہ اسے مال و دولت مل سکے - غور فرمایئے! درج ذیل عبارت سے کس قدر اس کی کمینگی اور دولت کے لئے رال ٹپک رہی ہے۔ یہ عبارت اس خط کی ہے جسے وائسرائے ہند کے سامنے پیش کیا گیا تھا ....

میں اٹھارہ سال سے ایسی کتابوں کی تالیف میں مصروف ہوں جن کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کے دلوں میں حکومت برطانیہ کے لئے محبت اور وفاداری پیدا کرنا ہے اگرچہ بعض مولوی ہمارے طریقہ کار' رفتار اور خیالات سے سخت نالاں ہیں اور ان خیالات کی بنا پر ان کے دل نفرت اور غصے کی آگ سے بھڑک رہے ہیں لیکن میں بہر حال انہیں جاھل سمجھتا ہوں کیونکہ میرا خیال ہے کہ جو مخلوق خدا کا خیر خواہ نہیں وہ خدا کا بھی دوست نہیں ہے۔ لیکن ایک ستم کی بات یہ ہے کہ ہماری اچھی گورنمنٹ نے میری ان تالیفات کی کبھی پزیرائی نہیں کی جو گورنمنٹ کے لئے وفااور محبت کے جذبات سے بھری پڑی ہیں حالانکہ میں کئی مرتبہ آپ کی توجہ اس طرف مبذول بھی کروا چکا ہوں۔

اور اب پھر اس عرضداشت کے ذریعے عزت مآب کی توجہ ان کتابوں کی طرف دلانا چاہتا ہوں تاکہ مجھ پر بھی لطف و کرم ہو سکے۔ اور اگر گورنمنٹ میری تعریف کرتی ہے تو یہ بے جا نہیں کیونکہ میں نے پچھلے اٹھارہ سالوں میں مسلمانوں کو گورنمنٹ کا وفادار بنانے میں انتھک جد و جہد کی ہے۔ اور سخت محنت کے ذریعے ان کے دلوں میں حکومت کی فرمانبرداری کے جذبات پیدا

کئے ہیں۔ میری ایک درخواست اور بھی ہے اور وہ یہ کہ ہمارے مبلغین کو غیر ممالک میں رہنے کا اجازت نامہ دیا جائے کیونکہ میری کتابوں کی اشاعت کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔

(درخواست از غلام احمد بنام وائسرائے ہند۔ منقول از تبلیغ رسالت۔ ج نمبر3 - ص 11- 13)

اس عبارت سے فرق واضح ہو جاتا ہے جو اللہ کے سچے نبی اور اس جھوٹے سامراجی پروردہ میں ہے یہ فتنہ پرور ایک جگہ بڑے فخر سے لکھتا ہے کہ ....

میں نے اپنی ساری عمر حکومت برطانیہ کی خدمت اور اپنے بہترین ۹- سال لوگوں کو اسی طرف مائل کرنے میں صرف کئے ہیں کہ حکومت برطانیہ کی وفاداری ہی میں ان کا فائدہ ہے اور میں نے مسلمانوں کے ذہنوں میں بالخصوص یہ بات راسخ کرنے کی کوشش کی ہے کہ انہیں کھلے عام حکومت کے ساتھ وفاداری اور خلوص کا اظہار کرنا چاہئے اسی طرح میں نے اپنی عربی اور فارسی کتب کو بھی اسی غرض سے مسلم ممالک میں پھیلایا ہے تاکہ وہاں کے مسلمان بھی دل و جان سے حکومت برطانیہ کے ساتھ رہیں۔ (کشف ا لگیتا۔ ص 403)

ایک اور کتاب میں وہ لکھتا ہے کہ ....

میری شائع کردہ کتابوں کی تعداد 15- ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ میں نے یہ کتابیں مکہ' مدینہ' فارس' روم' شام' مصر اور افغانستان سے بیک وقت شائع کی ہیں۔ میں نے انہیں شہرت پہنچانے کے لئے ہر ممکنہ کوشش بھی کی ہے اور یہ کتابیں بے حد ثمر آور ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان جو جہاد پر ایمان رکھتے تھے اب ایسے ناپاک عقیدے کو دل و جان سے ترک کر چکے ہیں اور یہ وہ نمایاں خدمت ہے جو میں نے حکومت برطانیہ کے لئے سرانجام دی ہے اور بے شک مسلمانان ہند میں سے کوئی بھی شخص ایسی خدمت سرانجام دینے کا اہل نہیں ہے۔

(ستارہ قیصریہ۔ ص 3)

اس کمینگی کے باوجود وہ خدا کے پاکباز پیغمبر حضرت نوحؑ پر خود کو ترجیح دیتے ہوئے کہتا ہے کہ..........

میرے دعویٰ نبوت کی صداقت کو مضبوط کرنے کے لئے اللہ نے مجھے اتنے زیادہ ثبوت اور دلائل دیئے ہیں کہ اگر یہ حضرت نوحؑ پر منکشف ہو جاتے تو ان کی قوم کا ایک فرد بھی نہ ڈوبتا۔

(حقیقت الوحی۔ ص 137)

یہ بدبخت انسان خود کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی تشبیہ دیتا ہے کہ جن کی معصومیت اور پاکیزگی کی گواہی مصر کی خواتین نے اپنے ہاتھ کاٹ کر دی تھی لیکن اس پر بھی آپؑ نے عزیز مصر کی بیوی کی شان و شوکت کو نظرانداز کرتے ہوئے اعلیٰ عہدے پر قید کو ترجیح دی تھی اور جن کے منفرد ہونے پر آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ....

کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم   یوسف ابن یعقوب ابن اسحٰق ابن ابراہیم

دنیا میں اگر کوئی برگزیدہ' برگزیدے کا بیٹا' پسندیدے کا پوتا اور خلیل کا پڑپوتا ہے تو وہ صرف یوسف ہے کہ ان کے باپ بھی نبی' دادا بھی نبی اور پڑدادا بھی نبی تھے۔   (بخاری شریف)

لیکن غدار باپ کا غدار بیٹا' حضرت یوسفؑ کے متعلق یوں لب کشائی کرتا ہے کہ ....

"حضرت یوسف عظمت و بزرگی' عفت و عصمت اور شرم و حیا میں مجھ سے بہت پیچھے ہیں" حالانکہ یہ خود ایک ایسا شخص تھا کہ جو اپنی ایک غریب اور رشتے دار لڑکی سے عشق "لڑا" بیٹھا تھا یہ ناپاک انسان اس بے چاری کے والدین کی غربت سے ناجائز فائدہ اٹھایا کرتا تھا۔ اس لڑکی کے باپ کے ساتھ دوران گفتگو یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا تھا۔ کبھی تو اس کی منت سماجت کیا کرتا اور کبھی اسے دھمکیاں دینے لگتا۔ ایک لمحے میں اس پر برسنے لگتا اور اگلے ہی لمحے اسے نرمی سے سمجھانے لگتا۔

جب اس کی ہوس اور نفسانی خواہش نقطہ عروج پر پہنچ گئی تو اس نے اپنی بوڑھی بیوی کو بھی طلاق دیئے دی کیونکہ اس نے اس کمزور لڑکی کو جھانسے میں لانے کے لئے اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اسی طرح اس ہوس پرست نے اپنے بیٹے کو بھی گھر سے نکال دیا تھا کیونکہ وہ تکمیل مقصد میں رکاوٹ بن رہا تھا اور اس نے بھی اپنے باپ کے اس گھناؤنے منصوبے میں ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس شخص نے اپنے دوسرے بیٹے کو بھی حکم دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے کیونکہ وہ اس کی محبوبہ کی خالہ کی بیٹی تھی اور اس نے اس معاملے میں اس بے شرم انسان کی مخالفت کی تھی اور جب اس کے بیٹے نے طلاق دینے سے انکار کر دیا تو اس نے اسے وراثت سے عاق کرنے کی دھمکی دی اور یہی کچھ اس نے اپنے دوسرے بیٹے سے بھی کیا۔

غلام احمد کی اس بہو کا قصور صرف اتنا تھا کہ اس نے اپنے جنسی کشش کے ہاتھوں عقل و

خرد سے عاری سسر کے لئے کوئی موثر کردار ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن جنسی خواہش کی حیوانیت تمام حدود اور پابندیوں سے آزاد ہوتی ہے لہٰذا اس جنس پرست نے اپنے تمام گھر والوں سے قطع تعلق کر لیا۔ اس خبیث نے یہ بھی مشہور کر رکھا تھا کہ جو شخص اس کی دل کی شہزادی سے شادی کرنے کی جرات کرے گا اس پر اللہ کا عذاب آئے گا کیونکہ "میرا (غلام احمد) اور میری محبوبہ کا نکاح پہلے ہی آسمانوں پر ہو چکا ہے۔ سو جو آدمی اس کی محبوبہ سے شادی کریگا وہ بہت جلد مر جائیگا اور پھر وہ میرے پاس بیوگی کی حالت میں واپس آئیگی اور اس سے میری (غلام احمد کی) شادی ہو گی لیکن وہ محبوبہ وعدہ وفا نہ کر سکی اور پہلے ہی مر گئی اور اس کی شادی بھی کسی اور سے ہو گئی تھی اور وہ اس کے رقیب کے ساتھ رہتی رہی تھی اور یہ بے چارا دل ہی دل میں کڑھتا رہتا تھا اور پیچ و تاب کھاتا رہتا تھا۔

بتائیے ! کیا کوئی اس قسم کا شخص اپنا موازنہ حضرت یوسف سے کر سکتا ہے کہ جن کی زندگی پاکبازی' شرم و حیا اور نیکی کا مرقع تھی۔ لیکن یہ گستاخ حد سے بڑھتے ہوئے کہتا ہے کہ..........

مجھ جیسا منکسر المزاج اور نہایت شریف انسان جو کہ اس امت کا یوسف ہے' یعقوب کے بیٹے یوسف سے بہت بہتر ہے کیونکہ میری معصومیت اور عفت و عصمت کی شہادت خود خدائے ذوالجلال نے دی ہے جبکہ یوسف کو اپنی پاکیزگی کے ثبوت کے لئے عام لوگوں کی گواہیوں کی ضرورت پیش آئی تھی۔ (براہین احمدیہ۔ از غلام احمد قادیانی)

سبحان اللہ ! اے جھوٹے انسان ! تو جو کہ ایک کمزور عورت پر مرمٹا اور اپنی مصنوعی چمک دمک پر اتراتا رہا۔ تو آج کس منہ سے ابراہیم کے بیٹے اسحٰق' اسحٰق کے بیٹے یعقوب' یعقوب کے بیٹے یوسف سے موازنے کی جرات کر رہا ہے۔ حضرت یوسف تو وہ تھے کہ جنہوں نے عزیز مصر کی بیوی اور بستی کی عورتوں سے خود کو دور رکھا تھا۔

اے ظالم' جعلساز' جھوٹے' دھوکے باز' احمق' شیطان' بدمعاش اور بدنام زمانہ انسان تجھے اللہ کے نبی سے ہمسری کی جرات کیسے ہوئی جبکہ تو ایک غریب انسان کی غربت سے ناجائز فائدہ اٹھاتا رہا اور جس دن وہ اپنی مصیبت کے حل کے لئے تیری مدد چاہنے کے لئے آیا تو تو نے اسے یوں جواب دیا تھا کہ ....

میرے قابل صد احترام بھائی احمد بیگ ! اللہ تمہیں اپنی امان میں رکھے ! آمین!۔ کل رات

جب میں معمول کی عبادت کے بعد سویا تو مجھے ایک خواب میں اللہ نے حکم دیا کہ میں' تمہاری بیٹی سے شادی کروں تاکہ تم (احمد بیگ) اللہ کی رحمتوں سے لطف اندوز ہو سکو تم اس آزمائش سے گزر کر اللہ کی نظر کرم کے مستحق ہو سکتے ہو۔ لیکن اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تم مصیبتوں میں گھر جاؤ گے اور اللہ کی ناراضگی مول لو گے۔

سنو ! میں نے تمہیں اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے اب یہ تمہاری اہلیت اور قابلیت ہے کہ تم اپنے سامنے پڑے ہوئے خزانے سے کیا کچھ حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہو ؟ .... تم جانتے ہو کہ میں تمہاری بیحد عزت کرتا ہوں اور تمہیں ایک باعمل مومن سمجھتا ہوں اور مجھے تمہاری وفاداری پر بھی فخر ہے میں ان قانونی دستاویزات کی تکمیل کے لئے بھی تیار ہوں جو تم میرے پاس لائے تھے اس کے علاوہ میری تمام جائیداد تمہارے اور اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہے۔ میں تمہارے پولیس بیٹے عزیز بیگ کو سزا سے بچا کر اس کا رشتہ کسی امیر آدمی کی بیٹی سے کروانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ (نوشتہ غائب۔ ص 100)

یہ شخص احمد بیگ ہی کے نام ایک اور خط میں لکھتا ہے کہ............

اگر تم اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کردو گے تو میں تمہیں اپنے باغات اور اپنی جائیداد کا ایک بہت بڑا حصہ دے دوں گا۔ اس کے علاوہ میری جتنی بھی ملکیت ہے اس کا تیسرا حصہ میں تمہاری بیٹی کو دوں گا۔ میں تمہیں سچ کہہ رہا ہوں کہ میں تمہیں وہ سب کچھ دوں گا جس کا تم تقاضا کرو گے اور یہ کہ مجھ جیسا آدمی تمہیں کبھی بھی اور کہیں نہیں ملے گا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ ص 573)

جب اس نے محسوس کیا کہ اس کی تمام ترغیبات اور ہتھکنڈے ناکام ہو چلے ہیں تو وہ اپنی اصلیت یعنی کمینگی پر اتر آیا اور اس نے اپنے بیٹے کے سسر کے نام ایک خط لکھا کہ جس کی بیوی احمد بیگ کی بہن تھی۔

محترم علی شیر بیگ ! میں نے سنا ہے کہ احمد بیگ اپنی بیٹی کا رشتہ مجھے دینے پر بالکل تیار نہیں ہے جبکہ وہ اس کا رشتہ کسی اور سے کرنا چاہتا ہے مجھے امید ہے کہ تم اس معاملے میں مصالحت کے متعلق ضرور سوچو گے کیونکہ تم اس کی بہن کے شوہر ہو اور تم انہیں مجبور کر دو گے کہ وہ اپنی بیٹی کا رشتہ مجھ سے کر دیں۔

بھلا بتاؤ تو سہی! کیا میں جمعدار ہوں یا میرا شجرہ نسب کمینوں پر مشتمل ہے کہ وہ مجھے ترجیح نہیں دے رہے اور کسی ایرے غیرے کو اپنی بیٹی دینے پر بضد ہیں۔ میں نے تمہاری بیوی کو بھی خط لکھا تھا لیکن اس نے بھی کوئی جواب نہیں دیا اس کے برعکس میں نے سنا ہے کہ اس نے مجھے برا بھلا کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ "یہ کمینہ شخص کبھی بھی موت سے نہیں بچ سکتا اور ہم اس کے لئے کچھ نہیں کریں گے۔

اور اب میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ اگر تم میری مدد نہیں کرو گے اور اگر احمد بیگ اپنی بیٹی کا رشتہ مجھ سے نہیں کریگا تو تم سن لو کہ تمہاری بیٹی کو طلاق دے دی جائے گی جو کہ میرے بیٹے فضل احمد کی بیوی ہے اور جن کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے۔

(بنام شبیر علی۔ 2 مئی 1891ء)

اور یہ حقیقت ہے کہ جب غلام احمد کی اپنی دلربا سے شادی نہ ہو سکی تو اس نے اپنے بیٹے سے علی شیر کی بیٹی کو طلاق دلوائی اور پھر اپنے بیٹے کو بھی جائیداد سے عاق کیا اس کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی بوڑھی بیوی کو بھی طلاق دے دی تھی جس نے اس سارے معاملے میں سرد مہری کا مظاہرہ کیا تھا۔

حسرتوں کا مارا' یہ بے چارا دیوانہ عاشق جدائی کے غم سے دل ہی دل میں کڑھتا اور سلگتا رہا اور پھر اس امید پر خود کو فریب دیتا رہا کہ شاید اس کا شوہر جو کہ فوج میں ہے۔ مارا جائے اور وہ مجھے مل جائے ....

میں نے خدا کے آگے آہ وزاری کی اور اس کی منت سماجت کی ہے پس مجھ پر انکشاف کیا گیا ہے کہ جلد ہی میں ان لوگوں کو اپنی نشانی دکھاؤں گا اور وہ لڑکی اپنے شوہر سے علیحدہ ہو جائے گی اس کے لے والدین تین سالوں کے اندر اندر مر جائیں گے اور پھر وہ لڑکی تیرے (غلام احمد کے) نکاح میں آجائیگی اس ہونی کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔

(سیرت المہدی۔ ج نمبر1 - ص 22)

لیکن اللہ تعالٰی نے اس کی ایک بھی پیشین گوئی پوری نہ کی کیونکہ یہ خود ساختہ تھیں اور وہ سپاہی جو جنگیں لڑتا تھا اس چھوٹے کے دعووں کے برعکس بالکل نہ مرا۔ اس کے برعکس اس دیوانے عاشق نے جب اس کی عمر 50 سال تھی اور اسے مالیخولیا' پاگل پن' پیشاب کی زیادتی اور

قدرے فالج جیسی بیماریاں بھی لاحق تھیں۔ نہ جانے کیسے کیسے سپنے بنے تھے' اپنی خواہشات لے کر اس دنیا ہی سے چلا گیا جبکہ اس بے چارے کا وہ کامیاب رقیب اس کی موت کے ۲۰ - سال بعد تک زندہ رہا۔ آہ'

ع ! اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی

ان حقائق کے باوجود اس جیسا شخص اگر حضرت یوسف علیہ السلام پر اپنی برتری کے لئے مصر رہے تو یقیناً ایسا شخص عقل و خرد اور ایمان سے دوؔر ہے حالانکہ حضرت یوسف علیہ السلام تو ایسے پاکیزہ انسان تھے کہ جن کی پاکیزگی کی تصدیق خواتین مصر نے عزیز مصر کی بیوی کی موجودگی میں بھی دی تھی کہ ....

قلن حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء

بخدا ! ہم نے یوسف میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔

اور پھر عزیز مصر کی بیوی نے کہا تھا کہ ....

قالت امرات العزیز الان حصحص الحق' انا راودتہ عن نفسہ وانہ لمن الصدقین○

اور عزیز مصر کی بیوی نے کہا کہ حق بات یہی ہے کہ میں نے ہی اس کو (برائی کی طرف) پھلایا تھا اور تحقیق وہ سچوں میں سے ہے۔ (سورہ یوسف۔ آیت نمبر51)

اور ایسے نبی کہ جن کے متعلق خود اللہ وحدہ لاشریک نے فرمایا کہ...............

ولما بلغ اشدہ اتینہ حکما و علما اور جب یوسف (علیہ اسلام) جوان ہوئے تو ہم نے انہیں حکومت اور علم عطا کیا۔ (سورہ یوسف۔ آیت نمبر22)

نیز فرمایا کہ .... **ولنعلمہ من تاویل الاحادیث○**

اور ہم نے یوسف کو خوابوں کی تعبیر کا علم سکھلایا۔ (سورہ یوسف - آیت نمبر21)

اور پھر اللہ نے حضرت یوسف کو صدیق اور امین کے القابات سے بھی نوازا۔

(یوسف- آیت نمبر46- 57)

آیئے ! اب ہم غلام احمد کے ان دعوؤں کا جائزہ لیتے ہیں جو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی برتری کے لئے کیئے ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ....

واتینا عیسی ابن مریم البینت وایدنہ بروح القدس

اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح معجزے دیئے اور پاک روح سے اسے قوت بخشی۔ ○

(البقرہ- آیت 87)

نیز فرمایا کہ ....

انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ و کلمتہ

بے شک حضرت مسیح' عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول اور اس کا حکم ہیں

(النساء- آیت نمبر171)

اور پھر اللہ نے حضرت عیسیٰ کی زبان سے یہ کہلوایا کہ ....

قال انی عبد اللہ اتنی الکتب و جعلنی نبیا ○ وجعلنی مبا کا ابن ما کنت واوصنی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا ○ وبرابو الدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا ○ والسلم علی یوم ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیا ○ (سورہ مریم- آیت نمبر30 تا 33

(حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا) بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے پیغمبر بنایا اور میں جہاں کہیں بھی تھا اسی نے مجھ پر برکت فرمائی اس نے مجھے نصیحت کی کہ جب تک میں زندہ رہوں تو نماز ادا کروں اور زکواۃ دیا کروں۔ اور اس نے مجھے اپنی ماں کا فرماں بردار بنایا اس نے مجھے سنگدل اور ظالم نہیں بنایا ہے اور اس نے مجھ پر اس دن بھی رحمت کی جب میں پیدا ہوا اور وہ اس دن بھی مجھ پر رحمت کریگا جب میں مرونگا اور دوبارہ اٹھایا جاؤنگا۔

لیکن سامراج برطانیہ کا یہ محب اور عاجز غلام حضرت عیسیٰ کے متعلق یوں تاثرات پیش کرتا ہے کہ..................

خدا نے اس قوم کے لئے مسیح کو بھیج دیا ہے جو کہ مقام و مراتب اور درجات کے اعتبار سے پہلے مسیح سے بہت بلند ہے اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے بتاؤ کہ کیا عیسیٰ اتنی دیر زندہ رہے جتنی دیر میں زندہ رہا ہوں اور ویسے بھی عیسیٰ وہ کچھ نہ کر سکے جو میں کر چکا ہوں (اگر اس سے مراد سامراجیوں اور کفار کی خدمت ہے تو واقعی حضرت عیسیٰ ایسا کر بھی نہیں سکتے تھے .... مصنفؒ)

وہ مزید کہتا ہے کہ ....

عیسیٰ ابن مریم مجھ سے ہے اور میں خدا سے ہوں۔ وہ جو مجھے پہچانتا اور مانتا ہے اللہ اس

پر اپنی رحمت کرے اور جن کی نظروں سے میں پوشیدہ ہوں ان پر اللہ کا عذاب ہو۔
(مکتوبات احمدیہ۔ ج نمبر3 - ص 118)

اس کا بیٹا لکھتا ہے کہ ....

ایک دفعہ میرے والد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ .... "میں آدم نوح اور عیسی سے افضل ہوں کیونکہ شیطان نے آدم کو ورغلا کر جنت سے نکلوا دیا تھا جبکہ میں انہیں پھر سے جنت میں لے جاؤنگا۔ یہودیوں نے عیسی کو صلیب پر لٹکایا تھا جبکہ میں صلیب توڑ دوں گا اور میں نوح سے اس لئے بہتر ہوں کہ اس کے بڑے بیٹے نے اس کی بات نہیں مانی جبکہ میرا بیٹا صراط مستقیم پر ہے۔ (محمود احمد۔ الفضل - 18- جولائی 1931ء)

ایک قادیانی مبلغ ایم۔ احسن لکھتا ہے کہ ....

اب تک آنیوالے کسی بھی نبی کو وہ مقام نہیں مل سکا جو ہمارے امام مسیح موعود کو حاصل ہے اور اس بات کو یوں بھی اسی روایت سے تقویت ملتی ہے کہ ....

اگر آج موسی اور عیسی بھی آجائیں تو انہیں میری (آنحضرت کی) پیروی کے سوا اور کوئی چارا نہیں ہو گا۔

تاہم میں کہتا ہوں کہ اگر آج عیسی اور موسی، ہمارے امام کے دور میں بھی آجائیں تو انہیں بھی ہمارے امام کی پیروی کرنا ہی پڑیگی۔ (الفضل- 18- مارچ 1916ء)

آیئے ! اس گستاخ چوہے کی ایک اور توہین کو دیکھتے ہیں جو یہ اپنے آقا" ابلیس" کے ایما پر کر رہا ہے..............

اگرچہ بے شمار انبیاء آئے ہیں لیکن ہر نبی علم میں مجھ سے کم ہے کیونکہ وہ سارا علم جوان میں منقسم تھا وہ ایک مکمل شکل میں مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(درثمین۔ ص 287 - 288- از غلام احمد)

غلام احمد ایک جگہ رقمطراز ہے کہ..............

تمام انبیاء کے کمالات آنحضرتؐ میں یکجا تھے پھر یہ کمالات مجھے عطا کئے گئے اور اس لئے مجھے آدم، ابراہیم، موسی، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یونس اور عیسی کے ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ (ملفوظات احمدیہ۔ ج نمبر4 - ص 142)

اس زعم کے باوجود ستم ظریفی یہ کہ تمام شیطانی خصلتیں اس کی شخصیت کا حصہ ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ چونکہ یہ خود ایک شرابی انسان تھا اس لئے اس نے انبیاء کے دامن کو بھی داغدار کرنا شروع کر دیا تھا للذا حضرت عیسی علیہ السلام پر بہتان باندھتے ہوئے کہتا ہے کہ ....

حضرت عیسی بھی شراب نوشی کے ہاتھوں مجبور تھے۔ (معاذاللہ)۔

(ریویو- ج نمبر1 - ص 123- 1902ء)

نیز..................

مسیح میں خود کو نیک' انصاف پرور اور خدا ترس کہنے کی طاقت نہیں تھی کیونکہ لوگ انہیں ایک فاسق' شرابی اور بداعمال انسان کی حیثیت سے جان چکے تھے۔ (معاذاللہ)۔ (ست بچن۔ ص 172 از قادیانی)

خود کو گستاخ ثابت کرتے ہوئے ایک جگہ اور لکھتا ہے کہ ....

بے شک حضرت عیسی بری عادات یا بیماری کے پیش نظر شراب پیتے تھے۔ (سفینہ نوح۔ ص 65)

حضرت عیسی علیہ السلام پر ان الزامات کا سلسلہ اس وقت سے شروع ہوا تھا جب سے یہ کاذب اپنی راتیں عورتوں کے حلقے میں گزارنے لگا تھا تاکہ اس کے اپنے کالے کرتوتوں کی پردہ پوشی ہو سکے دوسرے الفاظ میں اس نے اپنے غیر اخلاقی فعل کو چھپانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزامات کی بھرمار کرکے انہیں ڈھال کے طور پر استعمال کیا تھا دیکھئے یہ خبیث کس طرح توہین کا مرتکب ہو رہا ہے ....

مسیح کا خاندان واقعی عجیب تھا۔ اس کی تین نانیاں بدکار عورتیں تھیں اور اسی لئے ناپاک خون سے عیسی کی پیدائش ہوئی اور شائد اسی کے سبب عیسی کا رجحان بھی طوائفوں کی طرف تھا حالانکہ کوئی بھی خوف خدا رکھنے والا انسان کسی جوان فاحشہ سے اپنے جسم کی مالش نہیں کروا سکتا۔

(انجام آتھم۔ ص نمبر7)

سبحان اللہ ! کتنے گھٹیا طریقے سے غلام احمد اخلاقیات سے گر رہا ہے۔ کیا کسی شریف آدمی کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ ایسے شخص پر الزام لگائے کہ جس کی پاکیزگی کی شہادت خود رب کائنات دے

رہا ہے ....

اے مریم ! میں (جبرئیل) خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے تجھے ایک پاکباز بیٹے کی خوشخبری دینے آیا ہوں۔ (مریم 19)

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حق میں رب ذوالجلال کی یہ شہادت آفاقی حیثیت رکھتی ہے اے بدبخت! تو کس طرح اللہ کے عطا کردہ اس اعزاز سے انکار کر رہا ہے ؟ اور اے ظالم ! تجھ جیسے شخص کو جو کہ اپنی راتیں عورتوں کے جھرمٹ میں گزارتا ہے' حضرت عیسٰی کی پاکیزگی کو چیلنج کرنے کی جرات کس طرح ہوئی ؟........ ادھر آ' میں تجھے تیرا بھیانک چہرہ دکھاتا ہوں الفضل کی یہ عبارت پڑھ اور حقیقت جان کہ تو کیا ہے..............

بے شک حضرت مسیح موعود غلام احمد اللہ کے سچے نبی تھے سو اس وجہ سے اس بات میں کوئی فتنے کا ڈر نہیں تھا کہ اگر وہ خواتین کو چھو لیتے تھے یا ان سے اپنے جسم کی مالش کروالیتے تھے۔ (الفضل- 10 مارچ 1923ء)

آیئے ! آخر میں چند عبارتوں کو دیکھتے ہیں جن کی زد میں متنبی قادیان خود ہی آتا ہے ....

بے شک کسی فرقے کے خلاف گفتگو کرنا' اسے گالیاں دینا نہایت ظالمانہ اور غیر اخلاقی فعل ہے۔

اس وضع کردہ اصول کے تحت ذرا غلام احمد کی اس عبارت پر بھی نظر ہو جائے تو بے جا نہ ہو گا..............

وہ شخص جو مقدس اور منتخب نبی کو گالی دیتا ہے یا اس کا انکار کرتا ہے وہ بے شرم' بے حیا' ملعون مردود اور کمینہ ہے۔ (الکتاب المبین- ص نمبر19)

اب ذرا اس کی اس مذموم حرکت کو دیکھتے ہیں جو اس نے کائنات کی بزرگ ترین شخصیت اور خاتم الانبیاء کے متعلق کی ہے کہ..............

آنحضرت کے معجزے صرف تین ہزار تھے جبکہ میرے معجزے 10- لاکھ سے بھی زائد ہیں۔ (تذکرۃ الشہادتین- ص 41)

ایک جگہ اور لکھتا ہے کہ ....

خدا نے مجھے وہ کچھ دیا ہے جو مجھ سے پہلے کائنات میں کسی کو بھی حاصل نہیں ہوا تھا۔

(حقیقتہ الوحی۔ ص 87)

اس کا بیٹا لکھتا ہے کہ ....

ہمارے مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت سے زیادہ تھا یہ اسی طرح ہے کہ جیسے نئی تہذیب' پرانی تہذیب کی نسبت زیادہ ترقی یافتہ ہوتی ہے۔ یہ ایک جزوی سی برتری ہے جو ہمارے امام کو حضرت محمدؐ پر دی گئی ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز۔ مئی 1939ء)

قادیانیت کے اس پہلو کو اجاگر کرنے کے لئے انشاء اللہ العزیز اس کتاب کے ایک الگ باب میں بحث کی جائے گی۔ فی الوقت ہم اس متنبی کی تحریروں کے اقتباسات کے ساتھ اس باب کو ختم کرتے ہیں کہ ....

جو شخص کسی بھی پیغمبر میں خامیاں نکالتا ہے وہ کافر ہے۔ (عین المعرفہ۔ ص 18)

نیز یہ کہ ....

جو شخص ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے کہ جن میں انبیاء کی توہین کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے وہ ہمارے نزدیک دنیا کا بدترین کافر ہے۔ (براہین احمدیہ۔ ص 109)

یقیناً اس فتوے کی رو سے غلام احمد کی پوزیشن واضح ہے کہ وہ اپنے ہی بقول خود دنیا کا بدترین کافر تھا اور ہے۔

آخر میں ہم اللہ سے دعاگو ہیں کہ وہ ہم سب کو مسلمان کی حیثیت سے زندہ رکھے اور ہمیں اسلام پر ہی موت نصیب فرمائے!